Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فوت ۴۴۹

اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ۔ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ ۔ اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۳۵ | ۲۷ جمادی الثانی ۱۴۰۱ھ ۔ ۳ ہجرت ۱۳۶۰ ۔ ۳ مئی ۱۹۸۱ء | نمبر ۹۹

مجلس مشاورت ۱۹۸۱ء کے موقع پر

انعامی تمغہ جات کی تقسیم کی چوتھی تقریب کا انعقاد

دو طلبا اور چار طالبات کو چار طلائی دو نقرئی تمغہ جات کی تقسیم

صد سالہ جوبلی کے منصوبہ تعلیمی سکیم کے تحت اب تک ۲۰ انعامی تمغہ جات دیئے جا چکے ہیں

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کی ۶۲ ویں مجلس مشاورت منعقدہ ۳، ۴، ۵ اپریل ۱۹۸۱ء کے دوسرے روز یعنی ۴ اپریل (شہادت) کو احمدی بچوں اور بچیوں کی تعلیمی ترقی کے لئے جاری کئے گئے انقلاب انگیز تعلیمی منصوبہ کے تحت اعلیٰ نتائج اور امتیازی کامیابیوں کی بناء پر ۶ انعامی تمغہ جات تقسیم فرمائے۔ تمغہ جات تقسیم کرنے کی یہ تقریب ۴ شہادت کو دارالضیافت میں نمائندگان مجلس مشاورت کے اعزاز میں دیئے گئے عشائیے سے معاً قبل منعقد ہوئی۔

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ آٹھ بجکر سات منٹ پر دارالضیافت تشریف لائے۔ جہاں پر جملہ نمائندگان مجلس مشاورت فرش پر بچھی ہوئی دریوں اور چٹائیوں پر ترتیب کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ حضور کے تشریف لانے اور صدر جگہ تشریف فرما ہونے پر محترم چوہدری بشیر احمد صاحب وکیل المال تحریک جدید نے قرآن کریم کی تلاوت کی۔

اس کے بعد ناظر تعلیم محترم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب نے ایک مختصر سا بیان پڑھ کر سنایا۔ اس میں انہوں نے بتایا کہ حضور انور ایدکم اللہ تعالیٰ نے عظیم الشان تعلیمی سکیم جماعت احمدیہ کے طلباء و طالبات کے لئے جاری فرمائی ہے۔ اس کی ایک اہم شق یہ ہے کہ دنیا میں کسی بھی جگہ کسی بورڈ یا یونیورسٹی میں اوّل۔ دوم رہنے آنے والے احمدی طلباء و طالبات کو صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ سے حضور انور انعامی تمغہ جات تقسیم فرمایا کریں گے۔ محترم صوفی صاحب نے بتایا کہ اس سے قبل تمغہ جات کی تقسیم کی تین تقاریب ۱۳ جولائی ۱۹۸۰ء، ۷ نومبر ۱۹۸۰ء اور ۲۷ دسمبر ۱۹۸۰ء کو منعقد ہو چکی ہیں۔ جن میں کل ۱۴ عدد تمغہ جات تقسیم کئے جا چکے ہیں۔ ان میں ۹ عدد طلائی تمغہ جات اول، ۳ عدد طلائی تمغہ جات دوم اور دو عدد نقرئی تمغے انعام سوئم کے طور پر تقسیم کئے جا چکے ہیں۔

بعد ازاں محترم چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر دیوان و سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ نے ایک بیان پڑھا۔ اس میں محترم چوہدری ظہور احمد صاحب نے بتایا کہ تعلیمی منصوبہ کے تحت صد سالہ جوبلی فنڈ سے احمدی طلباء و طالبات کو انعامی تمغہ جات حضور کی ہدایت پر دیئے جا رہے ہیں۔ اوّل آنے والے طالب علم یا طالبہ کو ایک تولہ خالص سونے پر مشتمل طلائی تمغہ اوّل، دوم آنے والے کو پون تولہ خالص سونے پر مشتمل طلائی تمغہ دوم اور سوم آنے والے کو چاندی کا تمغہ دیا جاتا ہے۔ اس کے تمام اخراجات صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ سے ادا کئے جاتے ہیں۔ محترم چوہدری صاحب نے بتایا کہ یہ اس سلسلے کی چوتھی سال نو کی پہلی اور پندرھویں صدی ہجری کی دوسری تقریب ہے۔

اس کے بعد محترم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب نے نام پکارے اور دو طلباء نے خود اور چار طالبات کے والد یا نمائندہ نے تمغہ جات وصول کئے۔ سب سے پہلے مکرم عبد القیوم صاحب ولد محمد عالم بھٹی صاحب بشیر آباد اسٹیٹ ضلع حیدر آباد کا نام پکارا گیا۔ انہوں نے سندھ یونیورسٹی جام شورو سے ایم ایس سی فزکس ۱۹۸۱ء کے امتحان میں ۸۱ء۴ فیصد نمبر حاصل کر کے اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔ مکرم عبد القیوم صاحب تشریف لائے اور حضور نے ان کے گلے میں طلائی تمغہ اوّل پہنایا۔ اور انہیں شرف مصافحہ عطا کیا اور دستخط شدہ قرآن شریف کا ایک نسخہ بھی مرحمت فرمایا۔ حضور نے فرمایا۔

بارک اللہ لکم

اس کے بعد مکرم عبد القادر صاحب بھٹی ولد عبد السمیع صاحب بھٹی معرفت قیصر احمد اینڈ سنز کنری ضلع تھرپارکر سندھ کا نام پکارا گیا۔ انہوں نے سندھ یونیورسٹی جام شورو سے ایم ایس سی فزیکل کیمسٹری ۱۹۸۱ء کے امتحان میں ۷۷ء۳۳ فیصد نمبر حاصل کر کے دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ اور طلائی تمغہ دوم کے حقدار ٹھہرے۔ مکرم عبد القادر بھٹی صاحب نے حضور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور نے انہیں تمغہ پہنایا اور دستخط شدہ قرآن کریم بھی مرحمت فرمایا اور فرمایا

"بارک اللہ لکم"

اس کے بعد مکرمہ روبینہ باجوہ صاحبہ بنت چوہدری مقصود احمد صاحب باجوہ ڈی ایس پی میرپور خاص کا نام پکارا گیا۔ انہوں نے سندھ یونیورسٹی جام شورو سے ایم اے سوشیالوجی کے امتحان ۱۹۸۱ء میں ۷۷ء۹۴ فیصد نمبر حاصل کر کے اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔ اور طلائی تمغہ اوّل کی مستحق ٹھہری ہیں۔ ان کی طرف سے ان کے نمائندہ مکرم محمد اشرف صاحب ناصر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے حضور ایدہ اللہ کے دست مبارک سے سند وصول کی۔

اس کے بعد مکرمہ فرحانہ بشیر صابرہ بنت مکرم بشیر احمد صاحب ڈائریکٹر واپڈا لاہور کا نام پکارا گیا۔ انہوں نے پنجاب یونیورسٹی سے بی ایس سی کے امتحان ۱۹۸۱ء میں ۷۲۴/۱۰۰۰ نمبر حاصل کر کے دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ اور طلائی تمغہ دوم کی مستحق ٹھہری ہیں۔ ان کی طرف سے ان کے والد محترم چوہدری بشیر احمد صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ

(باقی دیکھیں صفحہ ۲)

اخبار احمدیہ

• ربوہ ۳۰ شہادت / اپریل۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج کل اسلام آباد میں قیام فرما ہیں۔

احباب کرام توجہ اور درد کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمارے جان سے پیارے آقا ایدہ اللہ کو صحت و سلامتی اور خیر و عافیت سے رکھے۔ دنیا بھر میں دین حق کے غلبہ اور توحید خالص کے قیام کے لئے حضور کے منصوبوں، سکیموں اور پروگراموں کو کامیاب کرے اور آپ کو پوری تندہی اور صحت کے ساتھ خدمات دینیہ بجا لانے کی سعادت عطا فرماتا رہے۔ آمین

• حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کمزوری اور ضعف کی وجہ سے بدستور خراب چلی آ رہی ہے۔

احباب کرام التزام اور توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا العالی کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید [illegible] ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۷ رجمادی الثانی ۱۴۰۱ھ

۳ رہجرت ۱۳۶۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قابل مبارکباد

محترم سیکرٹری صاحب صد سالہ جوبلی فنڈ کی اطلاع کے مطابق جماعت کراچی اس اعزاز کی مستحق ٹھہری ہے کہ اس نے صد سالہ جوبلی فنڈ کے ساتویں مرحلہ میں تمام جماعتوں کے مقابلہ میں نمایاں ترین کامیابی حاصل کی ہے اور نہ صرف مقررہ وقت میں اپنے کثیر بجٹ کو پورا کر دیا ہے بلکہ چالیس ہزار روپے کے لگ بھگ رقم زیادہ بھی وصول کر لی ہے۔ اس طرح سے اس مرحلے کے اخت تمام پر سب جماعتوں سے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اور سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور دعاؤں کی مستحق ٹھہری ہے۔

کراچی کی جماعت کی یہ کارکردگی بلاشبہ مبارکباد کی مستحق ہے۔ وہ تمام عہدیداران اور احباب جماعت سب دوستوں کی مبارکباد اور دعاؤں کے مستحق ہیں جنہوں نے یہ ٹارگٹ اور کامیابی کے حاصل کرنے کے لئے دن رات کام کیا۔ اور اپنے امام ہمام کی آواز پر لبیک کہی۔ اللہ تعالیٰ ان تمام دوستوں اور احباب جماعت کو اپنے فضلوں اور رحمتوں کا وارث بنائے۔ دین اور دنیا میں بیش از بیش کامیابیاں عطا کرے اور ہر قسم کی تکالیف اور مصائب سے بچائے رکھے۔ آمین۔

صد سالہ جوبلی فنڈ اور صد سالہ جوبلی منصوبہ اپنی وسعت اور کمیت کے لحاظ سے جماعت کی اب تک کی تاریخ کی سب سے بڑی تحریک ہے۔ چندوں کی مقدار کے لحاظ سے، کام کی نوعیت، وسعت اور ہمہ گیری کے لحاظ سے اور اپنے انقلابی نتائج کو روبہ عمل لانے کے لحاظ سے یہ تحریک ایک انقلابی تحریک ہے۔ اگرچہ دورِ ثالثہ کی اکثر و بیشتر تحاریک اپنی کامیابیوں کی وجہ سے تاریخ احمدیت میں بہت نمایاں حیثیت کی مالک ہیں اور دنیا بھر میں ایک روحانی انقلاب بپا کرنے کے لئے ان جملہ تحاریک کا اپنا اپنا تاریخی کردار ہے۔ لیکن جس عظمت اور رفعت کی آئینہ دار یہ تحریک ہے اور دنیا میں غلبۂ حق کے لئے جو انقلاب اس تحریک سے بپا ہو رہا ہے اس کی صحیح عظمت کا تعین تو مستقبل کا مؤرخ ہی کرے گا۔ سردست اتنا کہا جا سکتا ہے کہ یہ تحریک ایک آنے والی کامیاب و کامران صدی کی نوید ہے۔ مستقبل کی کامیابیوں کی پیامبر ہے اور دنیا میں اس عظیم روحانی انقلاب کا ہراول دستہ ہے جس کی قافلہ سالار جماعت احمدیہ ہے۔ اور جس کے ذریعے سے مدتوں کے سوئے ہوؤں کو جگانا مقصود ہے جس کے ذریعے سے دنیا بھر کو ایک روحانی حیاتِ نو سے ہمکنار کیا جانا ہے اور جس کے ذریعے سے عالم کو ایک امت واحدہ بنانے کا انتہائی مقصد اعلیٰ حاصل کیا جانا ہے۔ یہ ہے وہ کام جس کے لئے جماعتِ احمدیہ کو مقرر کیا گیا ہے اور یہ ہے وہ کام جس کی طرف حضرت اقدس ..... نے اپنے بابرکت ارشادات میں بار بار اور بتکرار توجہ دلائی ہے۔ حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"میں بڑے دعویٰ اور استقلال سے کہتا ہوں کہ میں سچ پر ہوں۔ اور خدائے تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری ہی فتح ہے اور جہاں تک میں دوربین نظر سے کام لیتا ہوں تمام دنیا اپنی سچائی کی تحت اقدام دیکھتا ہوں اور قریب ہے کہ میں ایک عظیم الشان فتح پاؤں کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر میں دیکھ رہا ہوں میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے اور آسمان پر ایک جوش اور ابال پیدا ہوا ہے جس نے ایک پتلی کی طرح اس مشتِ خاک کو کھڑا کر دیا ہے۔ ہر یک وہ شخص جس پر توبہ کا دروازہ بند نہیں عنقریب دیکھ لے گا کہ میں اپنی طرف سے نہیں ہوں۔ کیا وہ آنکھیں بینا ہیں جو صادق کو شناخت نہیں کر سکتیں؟ کیا وہ بھی زندہ ہے جس کو اس آسمانی صدا کا احساس نہیں؟"۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۴۰۳)

پھر فرمایا:۔

"دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۴-۶۵)

بحرِ حکمت کے موتی جوامع الکلم جواہر الکلام

یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دیگا۔

قریب ہے کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائیگا

ارشاد باری تعالیٰ

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ج۔ (آل عمران: ۵۶)

ترجمہ:۔ (اس وقت کو یاد کرو) جب اللہ نے کہا اے عیسیٰ! میں تجھے (طبعی طور پر) وفات دوں گا اور تجھے اپنے حضور میں عزت بخشوں گا اور کافروں (کے الزامات) سے تجھے پاک کروں گا اور جو تیرے پیرو ہیں انہیں ان لوگوں پر جو منکر ہیں قیامت کے دن تک غالب رکھوں گا۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

..... وَيُعْطِلُ الْمِلَلَ حَتّٰى يُهْلِكَ اللّٰهُ فِىْ زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا غَيْرَ الْاِسْلَامِ ..... (ابوداؤد)

ترجمہ:۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح ابن مریم کے متعلق فرمایا) اس کے زمانہ میں اسلام کے سوا اللہ تعالیٰ باقی ادیان کو روحانی لحاظ سے بھی اور شوکت کے لحاظ سے بھی مٹا دے گا۔

ملفوظات

"اے تمام لوگو! سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا۔ یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۴)

"یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔"

(الوصیت صفحہ ۱۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سات عجائباتِ عالم میں سے اہم ترین عجوبہ ۔ اہرام مصر

فرعونِ موسیٰؑ کی لاش صداقتِ قرآن کریم کی منہ بولتی برہان ہے

(مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ و جزائر فجی)

احمدیہ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے دیگر بلاد عربیہ کی طرح مصر میں بھی ایک طویل عرصہ سے قائم ہے اور ۱۹۳۸ء میں اس عاجز کو بھی تبلیغی اغراض کے لئے مصر میں کچھ عرصہ قیام کرنے کا موقع میسر آیا۔ ایک روز جماعت کے ایک نوجوان سید احمد فتحی ناصف آفندی کہنے لگے کہ اہرام مصر دنیا کے سات عجائبات میں شمار ہوتے ہیں چلیں آج وہاں کی سیر کریں اور وہاں کی تاریخی عمارات دیکھیں

چنانچہ ہم ۱۰ر جنوری ۱۹۳۸ء کو بذریعہ بس قاہرہ سے کچھ فاصلے پر اہرام اور ان کے ساتھ ملحقہ کھنڈرات وغیرہ دیکھنے گئے اور تقریباً سارا دن ہمارا وہیں گذرا۔ بس سے اترتے ہی ہمیں ایک مصری گائیڈ مل گیا جو ایک پونڈ مصری کے عوض دن بھر ہماری راہنمائی کرتا رہا۔ اس نے بتایا کہ دنیا کے سات عجائبات میں سے صرف اہرام مصر ہی اب تک انقلابات زمانہ کا مقابلہ کر رہے ہیں اور جوں کے توں قائم ہیں ان اہرام مصر میں سے سب سے زیادہ مشہور اور عجائبات عالم میں شمار ہونے والا ہرم "ہرم کبیر" کے نام سے مشہور ہے۔ یہ قاہرہ سے تقریباً ساٹھ کلومیٹر جنوب میں واقعہ ہے اس ہرم میں اب تک کوئی نمایاں تغیر نہیں ہوا صرف اوپر کا پلاسٹر اتر گیا ہے جس کے نتیجہ میں لوگ اس کے اوپر چڑھتے ہوئے پھسلنے سے بچ جاتے ہیں یا اس کی چوٹی پر سے کچھ حصہ ٹوٹا ہوا نظر آتا ہے۔

مصر کے شاہ خوفو کا مقبرہ

اس ہرم کو اب سے چھ ہزار سال پہلے مصر کی چوتھی سلطنت میں ایک عظیم فرعون نے بنوایا تھا۔ ساٹھ برس تک حکومت کرنے والے اس فرعون کا مصری نام "خوفر" تھا یونانی اسے "خیوفس" کہتے تھے۔ قدیم مصری اس ہرم کو "یاخت خوفو" یعنی خوفو کا مقبرہ کہتے تھے جسے اس نے اپنی موت کے بعد اس میں دفن ہونے کے لئے تیار کروایا تھا۔ گو اس کا وہاں دفن ہونا یا نہ ہونا یقینی نہیں بتایا جاتا۔ ہرم کا دروازہ شمال کی طرف ہے ہم ایک طویل اور نہایت تنگ سرنگ نما راستے سے تقریباً رینگ کر ایک رسّہ کے سہارے اس میں داخل ہوئے یہ سرنگ ہمیں ایک تہہ خانہ تک لے گئی جو بادشاہ کی قبر کے لئے مخصوص کیا گیا تھا کیونکہ ابھی ہمیں سرخ پتھر کا بنا ہوا ایک خالی تابوت رکھا تھا لیکن کہا جاتا ہے کہ کھودنے کے وقت فرعون کی لاش اس تابوت میں نہیں ملی تھی۔ تاریخی طور پر کہا جاتا ہے کہ چونکہ اس ہرم کے بنانے میں مصری رعایا پر بہت ظلم روا رکھا گیا تھا اس لئے قدیم مصریوں نے ناراض ہو کر اس فرعون کی لاش اس کے اندر دفن نہ ہونے دی واللہ اعلم۔ تاہم تہہ خانہ میں سرخ روغن یا روشنائی سے قدیم مصری زبان میں اس کا نام لکھا ہوا ہمیں بھی دکھایا گیا جس سے یہ نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ یہ ہرم اسی فرعون نے بنوایا تھا۔ تہہ خانہ کے اوپر پانچ چھوٹے چھوٹے کمرے اور بھی ہیں جو شاید حفاظت کے لئے اس نے بنوائے تھے۔ قدیم زمانہ سے مشہور تھا کہ اس ہرم میں اس بادشاہ کا بہت بڑا خزانہ بھی دفن ہوا تھا مگر بعد میں کسی کو اس خزانے کی تلاش کی جرأت نہ ہوئی البتہ عباسی خلیفہ مامون الرشید نے اس کے اندر کئی جگہیں کھدوائیں مگر کچھ برآمد نہ ہو سکا اور خزانہ کی افواہ بے بنیاد سمجھ لی گئی۔ بعد میں جب یورپین قوموں نے اسے کھودا تو اس میں سے بادشاہ کی ذاتی استعمال کی نہایت قیمتی چیزیں برآمد ہوئیں جن میں سے اب بھی مصر کے عجائب گھر میں محفوظ ہیں اس ہرم کی بلندی ۴۸۱ فٹ ہے اور شمالی جانب سے اس کی لمبائی ۷۱۲ فٹ ہے اور باقی تین طرف سے تقریباً ۷۵۶ فٹ یہ ہرم جملہ اہرام میں سے سب سے بڑا ہے اور اس کی عظیم عمارت اور بناوٹ وغیرہ ثابت کرتی ہے کہ قدیم مصری لوگ علم ہندسہ اور تعمیرات میں بڑے ماہر اور ترقی یافتہ تھے کیونکہ آج بھی دنیا کے سات عجائبات میں اوّل درجہ مصر کے اہرام کو ہی حاصل ہے

وقت اہرام سے ڈرتا ہے

کوئی عجب نہیں اس کرۂ ارض پر تہذیب انسانی کا اوّلین مرکز شاید مصر ہی ہو گو حقیقی طور پر تو امّ القریٰ اور امّ الارض یا امّ البلاد ہی ہے جسے قرآن نے امّ القریٰ کا لقب دیا ہے یعنی مکہ مکرمہ کی بستی۔ تاہم بعض نسبتوں کی وجہ سے آج کل قاہرہ کو بھی امّ البلاد اور امّ المدن کہا جاتا ہے اور یہاں کے اہرام کے متعلق کہا جاتا ہے کہ "ہر چیز وقت سے ڈرتی ہے مگر وقت خود اہرام سے ڈرتا ہے" اب سے چھ ہزار سال پرانی تاریخ کے اوراق آج بھی قاہرہ کے میوزیم میں محفوظ ہیں جن میں سے بعض میں فراعنہ کے حالات بھی ملتے ہیں۔

قاہرہ کے جیتے جاگتے بازار اور رونقیں

مصر کا دارالحکومت قاہرہ ایک ایسا شہر ہے کہ مصر میں وارد ہونے والے ہر اجنبی شخص یا سیاح کو اس امّ البلاد کے دن رات جیتے جاگتے بازار۔ مارکیٹیں اور دیگر رونقیں محظوظ کرتی ہیں۔ تاریخی لحاظ سے مصر کا یہ وسیع و عریض اور خوبصورت دارالحکومت اپنے حیرت انگیز اہرام اور ابوالہول جیسے ضخیم مجسموں، اپنی جامعہ ازہر یونیورسٹی، اپنے قصر النیل اور اسلام کے عروج کے زمانہ کی تعمیر کردہ بڑی بڑی کشادہ، پائیدار اور خوبصورت مسجدوں قلعوں اور لائبریریوں اور صحابہ کرامؓ، اولیاء اور آئمہ امت کے مقدس مزاروں کی وجہ سے دنیا کے لاتعداد شہروں میں ایک اہم اور ممتاز حیثیت رکھتا ہے۔

عالم عرب کو گرمانے والے نغمے

بقول ایک پاکستانی سیلانی کے اس عظیم شہر میں سے مصر کی "کوکب مشرق" میڈیم امّ کلثوم مرحومہ کی سریلی اور سحر انگیز آواز میں گائے ہوئے قومی وطنی اور دینی ترانے اور عربی غزلیں اور نغمے ریڈیائی لہروں پر بلند ہو کر آج بھی بحر اوقیانوس سے خلیج فارس تک ہر جمعرات کے دن سارے عالم عرب کو مسحور کرتے اور گرماتے رہتے ہیں اس کے علاوہ اس کے دامن میں بہنے والے دریائے نیل کے کنارے کنارے پھیلے ہوئے حسین و جمیل چمن زار اور مہکتے ہوئے حدائق اور چھوٹی چھوٹی نہریں اور رود باریں اور پانی میں تیرتے ہوئے کشتی نما ہوٹل، ریسٹورنٹ اور سیرگاہیں بھی ہر نووارد کی چشم بینا کے لئے دیکھنے اور حظ اٹھانے کی چیزیں ہیں۔

دریائے نیل کوئی معمولی ندی نہیں ہے بعض احادیث میں اس کی اہمیت کا ذکر آتا ہے نیز یہ وہی عظیم دریا ہے جس میں ہر سال ایک خوبصورت دوشیزہ کو بناسنوار کر کھیتوں کی سیرابی کی خاطر ڈبو دیا جاتا تھا اور جب گورنر مصر حضرت عمروؓ بن العاص نے یہ ظالمانہ اور مشرکانہ رسم حکماً بند کرا دی تو اس سال واقعی طغیانی نہ آئی اور ملک بھر میں قحط کے خطرہ سے عوام گھبرا اٹھے۔ جب خلیفہ رسولؐ حضرت امیر المومنین عمرؓ کو اس مصیبت کی اطلاع دی گئی۔ تو حضور نے دعا کے بعد مندرجہ ذیل خط دریائے نیل کے نام لکھ بھیجا

"بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ کے بندے عمر امیر المومنین کی طرف سے دریائے نیل کے نام۔ اے نیل اگر تم اپنی مرضی سے بہتے ہو تو بیشک بہنا بند کر دو لیکن اگر تم اللہ تعالیٰ قادر مطلق اور واحد و قہار کے حکم سے بہتے ہو تو ہماری اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ دعا ہے کہ وہ تمہارے اندر اپنی مخلوق کی بھلائی کی خاطر طغیانی لے آئے"

یہ خط حضور نے مصر بھیج کر گورنر مصر حضرت عمروؓ بن العاص کو لکھا کہ میرا یہ خط دریا کے وسط میں ڈال دیا جائے چنانچہ جب گورنر حکم بجا لائے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اسی رات دریا میں طغیانی آگئی اور کھیت سیراب ہو گئے اس طغیانی کی وجہ سے دریائے نیل کا پانی تیس فٹ تک چڑھ گیا جو اس پانی کی آخری حد تھی اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور اسلام کی برکت سے وہ نہایت ظالمانہ اور مشرکانہ رسم ہمیشہ کے لئے ختم ہو گئی اور ہر سال دریا اس کے بغیر ہی پانی مہیا کرنے لگا

فالحمد للہ تعالیٰ

الٰہی نوشتے ضرور پورے ہونگے

یہاں اسلام کی نشأۃ اولیٰ کی عظمت اور شان و شوکت رفتہ کے آثار دیکھ کر دنیا کے ہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیرت مند مسلمان کے دل میں یہ ارمان اور یہ سوال ہل چل مچانے لگتا ہے کہ

اِنِّیْ یُحْیِیْھَا اللّٰہُ
ھٰذِہٖ بَعْدَ مَوْتِھَا

ابھی کتنے مزید سال درکار ہوں گے۔ اسلام اور مسلمانوں کی اس عظمت وجلال اور شوکت رفتہ کے لوٹ کے آنے میں اور اس کے اس عالمگیر دینی اور دنیوی غلبہ کے برپا ہونے میں جس کی خوشخبریاں اور بشارتیں قرآن کریم اور دیگر قدیم وجدید الٰہی نوشتوں میں بار بار امت کو دی گئی ہیں اور جن کی سچائی اور عنقریب پورا ہونے میں کسی ادنیٰ شک وشبہ کی گنجائش بھی نہیں کیونکہ ہر سچا مسلمان اور اسلام کا ہر فدائی وشیدائی اس یقین پر قائم ہے کہ اب وہ دن دور نہیں کہ جب اسلام کرۂ ارض کے تمام خطوں اور تمام ملکوں میں پھیلے گا، غالب آئے گا اور اپنی روحانی قوت اور حجت وبرہان کی تلوار سے دنیا کی تمام قوموں کے دلوں کو فتح کرے گا کیونکہ زمین وآسمان ٹل سکتے ہیں مگر ربّ ارض وسماوات کے وعدے اور اس کی دی ہوئی بشارتیں نہ کبھی ٹلی ہیں اور نہ ٹل سکتی ہیں بلکہ دنیا انہیں یقیناً احمدیت کے ذریعہ پوری ہوتی دیکھے گی۔

فرعون موسیٰ کی لاش کے متعلق پیشگوئی

قرآن کریم میں جگہ جگہ فرعونوں کا ذکر آتا ہے اور اس کے اور اس کی قوم کے حالات سے عبرت پکڑنے کی طرف بنی نوع انسان کو اللہ تعالیٰ نے بار بار توجہ دلائی ہے۔ فرعون دراصل مصر کے قدیم حکمرانوں یا بادشاہوں کا لقب تھا اور وہاں کے کئی فرعونوں میں سے ایک فرعونِ موسیٰ بھی تھا۔ قرآن کریم میں اس کا ذکر بار بار آتا ہے وہ خدائی کا مدعی تھا اور اپنی رعایا کو اپنے کو خدا تسلیم کرنے پر مجبور کرتا تھا۔ آخر کار وہ حضرت موسیٰؑ اور ان کی قوم (بنی اسرائیل) کا تعاقب کرتا ہوا اپنے عمائدین اور تمام لاؤ لشکر سمیت بحر احمر میں ڈوب کر ہلاک ہوگیا تھا اس کے متعلق قرآن کریم کی سورۃ یونس میں ایک عظیم پیشگوئی کے طور پر مندرجہ ذیل الفاظ میں ارشاد ربانی موجود ہے۔

فَالْیَوْمَ نُنَجِّیْکَ
بِبَدَنِکَ لِتَکُوْنَ
لِمَنْ خَلْفَکَ اٰیَۃً

(یونس آیت ۹۳)

آج ہم تجھ کو تیرے بدن کے ساتھ نجات دیتے ہیں

یعنی تیرے بدن کو محفوظ رکھتے ہیں تاکہ تجھے دیکھ کر بعد میں آنے والی (خصوصاً چودھویں صدی کی) نسل انسانی عبرت پکڑے اور توان کے لئے نصیحت موعظت اور سبق حاصل کرنے کا موجب بنے اگرچہ دنیا میں بہت سے افراد ہمارے (یعنی خدا تعالیٰ کے) نشانوں سے یقیناً بے خبر اور غافل ہیں اس آیت سے قبل اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

حَتّٰٓی اِذَآ اَدْرَکَہُ
الْغَرَقُ۔ قَالَ اٰمَنْتُ
اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا الَّذِیْٓ
اٰمَنَتْ بِہٖ بَنُوْٓا
اِسْرَآءِیْلَ وَاَنَا
مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

(آیت ۹۱)

کہ جب سمندر میں غرق ہونے کی آفت نے فرعون کو آپکڑا تو اس نے کہا میں ایمان لاتا ہوں کہ جس مقتدر ہستی پر بنی اسرائیل ایمان لائے اس کے سوا کوئی بھی معبود نہیں ہے اور میں سچی فرمانبرداری اختیار کرنے والوں میں سے ہوتا ہوں۔

بے وقت اور بے جان ایمان

چونکہ ایسے آخری وقت میں ایمان لانا چنداں فائدہ نہیں دیتا جبکہ صداقت سب پر کھل چکی ہو اور حق بالکل واضح ہوچکا ہو اور باطل پر غالب آچکا ہو۔ اس لئے فرعون کا آخری وقت میں ایمان لانا جبکہ وہ عذاب الٰہی کی گرفت میں آچکا تھا اس کے لئے فائدہ مند نہ ہوا اور جیسے اس کا ایمان کھوکھلا اور بے وقت اور ایک بے جان جسم کی طرح تھا اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بھی محض اس کے جسم کو بچالیا اور اسے مٹی میں ملنے سے اور عام جسموں کی طرح حل ہونے سے ایک لمبے عرصہ تک روک دیا۔ تاکہ اس کا ڈھانچہ بلا روح دوسروں کے لئے عبرت کا موجب ہو گویا ایسے وقت میں اس کا ایمان لانا اس کی روح کو جو کہ اس کا اصل وجود تھا کوئی فائدہ نہ پہنچا سکا۔

اس سارے واقعہ اور فرعون کی ہلاکت سے انسان کو یہ سبق ملتا ہے کہ اسے ایمان لانے اور نیکی کرنے میں جلدی کرنی چاہئے اور جب بھی کوئی نیکی کا کام کرنے کی تحریک اس کے دل میں پیدا ہو یا سچائی پر ایمان لانے کی تحریک ہو تو اسے مزید تاخیر نہیں کرنی چاہئے۔ کیونکہ موت یا عذاب الٰہی کا کوئی معین وقت انسان کے علم میں نہیں ہوتا اور آخری وقت کا ایمان لانا فرعونی ایمان ہوتا ہے جس کا زیادہ سے زیادہ اتنا ہی فائدہ پہنچتا ہے جتنا فرعون کو پہنچا یعنی محض اس کے ڈھانچہ یعنی بدن کو

حَبْلًا مَّنْثُوْرًا

ہونے اور تتر بتر ہونے سے بچا لیا گیا اور وہ بھی اسکے اپنے فائدہ یا ثواب کے لئے نہیں بلکہ محض اس لئے کہ اس کا بے جان جسم دوسروں کے لئے عبرت کا موجب ہو۔

صداقت قرآن کی حتمی دلیل

قرآن کریم کی یہ آیت اس کی صداقت کی ایسی زبردست اور ناقابل انکار دلیل ہے کہ از روئے انصاف اسلام کا کوئی متعصب سے متعصب دشمن بھی اسے تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتا کیونکہ قرآن کریم کے نزول سے دو ہزار سال قبل کا ایک ایسا واقعہ اس آیت میں درج ہے جو نہ کسی کتاب یا پرانے صحیفے یا آثار سے معلوم کیا جا سکتا تھا اور نہ کسی سے سنا جا سکتا تھا اور پھر اس کے وقوع کے تین چار ہزار سال بعد وہ خبر اور پیشگوئی من وعن پوری ہوگئی یعنی فرعون کی لاش صحیح وسالم مل گئی جو کہ اب قاہرہ کے عجائب گھر میں موجود ہے ظاہر ہے کہ ایک ایسی بات جو حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے تقریباً چودہ سو سال بعد وقوع میں آئی اس کا علم حضورؐ کو سوائے وحی الٰہی کے اور کسی ذریعہ سے نہیں ہوسکتا تھا اور یہی قرآن کریم کا دعویٰ ہے کہ وہ کسی انسان کی بنائی ہوئی کتاب نہیں بلکہ اس وحی الٰہی کا مجموعہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت نبی امی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی

فرعون موسیٰ رعمسیس نہیں منفتاح تھا

جہاں تک بائیبل کا تعلق ہے گو اس میں بنی اسرائیل اور حضرت موسیٰؑ کے حالات مذکور ہیں تاہم اس میں قطعاً ذکر نہیں کیا گیا کہ فرعون کے سمندر میں غرق ہوجانے کے بعد اس کی لاش کو کیا کیا گیا۔ اور یہ نہیں بتایا گیا کہ اس کی لاش بچ گئی اور محفوظ کرلی گئی گویا قرآن کریم بائیبل کے دو ہزار سال بعد وہ واقعات بیان کرتا ہے جو اس سلسلہ میں بائیبل کے تحریر کرنے والوں نے بیان نہیں کئے چنانچہ قرآن کریم کے بیان کردہ واقعات آخری زمانہ میں من وعن صحیح ثابت ہوکر اس کے کلام اللہ ہونے پر مہر ثبت کرتے ہیں۔ فرعون موسیٰ کا نام منفتاح تھا۔ جسے بعض مفسرین اور مورخوں نے غلطی سے رعمسیس سمجھ لیا۔

سیدنا حضرت مصلح موعود اس بارے میں تحریر فرماتے ہیں۔

"بعض مفسروں نے اس فرعون کا نام رعمسیس لکھا ہے لیکن یہ درست نہیں ہے۔ رعمسیس وہ فرعون تھا جس نے حضرت موسیٰؑ کو پالا تھا لیکن حضرت موسیٰؑ کی نبوت کا زمانہ وہ ہے جبکہ اس کا دوسرا بیٹا منفتاح تخت حکومت پر بیٹھا۔ بائیبل میں بھی اس کی طرف اشارہ ملتا ہے کیونکہ لکھا ہے کہ موسیٰؑ کی پیدائش کے وقت بنی اسرائیل رعمسیس نامی شہر بناتے تھے (خروج باب ۱ آیت ۱۱) جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت کے بادشاہ کا نام رعمسیس تھا پھر خروج باب تین آیت ۲۳ میں لکھا ہے کہ وہ بادشاہ مرگیا اور دوسرے کے پاس موسیٰؑ آئے پس رعمسیس کا بیٹا منفتاح تھا جس کے پاس موسیٰؑ آئے تھے اور وہی غرق ہوا تھا۔"

(تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۱۲۵)

قابل صد عبرت ونفرت لاش

اہرام مصر دیکھنے کے بعد دوسرے روز ہم فرعونِ موسیٰؑ کی لاش بچشم خود دیکھنے کی غرض سے قصر النیل کے قریب قاہرہ کا عجائب گھر دیکھنے گئے۔ چنانچہ دیگر تاریخی اور ہزاروں سال پرانی ممیاں یعنی حنوط شدہ لاشیں وغیرہ ملاحظہ کرنے کے بعد منتظمین کی اجازت خاص سے ہم نے فرعونِ موسیٰؑ منفتاح کی قابل صد عبرت ونفرت لاش بھی بار بار بغور دیکھی اور اپنے ایمان کو تازہ کیا کیونکہ وہ لاش جہاں بنی نوع انسان کے لئے عبرت اور موعظت کا سامان بہم پہنچاتی ہے وہاں وہ اہل حق کیلئے بھی خدا کے وجود، اس کی واحدانیت اور اس کی مقدس کتاب قرآن کریم کی صداقت اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی کو مزید اجاگر کرتی ہے اور جیسا کہ سیدنا حضرت مصلح موعود نے بیان فرمایا ہے

خدائی کا مدعی وہ شخص واقعی
ایک بھدے سے وجود کا پست قد
اور دبلا سا انسان معلوم ہوتا ہے
جس کے چہرہ سے تکبر، حماقت
اور رعونت ظاہر ہوتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرالیون میں زرعی نمائشوں میں احمدیہ بک سٹال

تبلیغ اسلام اور لٹریچر کی تقسیم۔ ۱۶ افراد کا قبول حق

(مکرم فضل الٰہی صاحب مشنری انچارج (حلقہ نارتھ) سیرالیون)

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ حضرت اقدس ..... کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کے مختلف ذرائع میسر آتے رہتے ہیں اور تبلیغ حق کی توفیق ملتی رہتی ہے۔ (الحمد للہ علی ذٰلک)

دوسرے ذرائع کے علاوہ یہاں سیرالیون میں مختلف شہروں میں منعقد ہونے والے ایگریکلچرل شوز (Agricultural Shows) بھی لوگوں تک اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچانے کا اہم ذریعہ ہیں۔ جو ہر سال مختلف شہروں میں گورنمنٹ کی طرف سے منعقد ہوتے ہیں۔

امسال خاکسار کے حلقہ نارتھ ایریا میں تین جگہوں پر اس قسم کے شو منعقد ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان تینوں جگہوں پر تبلیغ حق کا خوب موقع میسر ہوا۔

کبالہ شہر میں احمدیہ بک سٹال

اس قسم کا پہلا شو کبالہ شہر میں پندرہ ۱۵ تا سترہ ۱۷ دسمبر منعقد ہوا۔ کبالہ انتہائی نارتھ میں واقع ہے جس کی حدود گنی سے ملتی ہیں۔ یہاں ہمارا سیکنڈری اسکول بہت کامیابی سے چل رہا ہے۔ اس شہر میں پہلی دفعہ اس شو کا انعقاد ہوا یہاں تک سٹال لگایا گیا۔ جس کا انتظام ہمارے اسکول کے پرنسپل مکرم مبشر احمد صاحب بالی نے کیا فَجَزَاہُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ

اس شو کے لئے محترم امیر صاحب کی اجازت سے خاکسار نے حلقہ ھذا کے لوکل مشنری مکرم عباس کمارا صاحب کو سلسلہ کی کتب اور دیگر لٹریچر مفت تقسیم کے لئے لے کر دیا۔ جنہوں نے یہاں تین دن لٹریچر تقسیم کیا۔ سلسلہ کی کتب اور قرآن کریم کی فروخت کے علاوہ زبانی تبلیغ کا خوب موقع ملا اور دور دراز کے علاقوں سے آئے ہوئے ہزاروں کی تعداد میں لوگ اسلامی لٹریچر سے متعارف ہوئے اس علاقہ میں اس قسم کے ماحول میں پہلی دفعہ اتنے وسیع پیمانے پر تبلیغ کا موقعہ اللہ تعالیٰ نے مہیا فرمایا۔ الحمد للہ

میکنی ایگریکلچرل شو میں بک سٹال

امسال میکنی میں انتیس ۲۹ تا اکتیس ۳۱ جنوری کو شو منعقد ہوا۔ میکنی نارتھ صوبہ کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ یہ شہر عیسائیت کا گڑھ ہے۔ یہاں ہماری باقاعدہ جماعت نہیں تھی۔ چند افراد جماعت مختلف جگہوں پر مقیم تھے۔ اس سال یہاں ہم نے ایک پرائمری سکول جاری کیا ہے۔

احباب جماعت کی تحریک اور محترم امیر صاحب کی اجازت سے یہاں بھی خاکسار نے بک سٹال کا اہتمام کیا۔ اس سٹال کو مختلف قسم کے بینرز کے علاوہ سیدنا حضرت اقدس ..... اور آپکے جانشینوں کی بڑے سائز کی خوبصورت تصاویر سے مزین کیا گیا تھا۔

یہاں تینوں دن بڑی تعداد میں لوگ ہمارے بک سٹال پر آتے رہے اور اسلام اور احمدیت کے متعلق مختلف سوالات کرتے رہے۔ جن کے ہماری طرف سے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم نے ہزاروں لوگوں تک زبانی اور لٹریچر کے ذریعہ پیغام حق پہنچایا اس جگہ جو خاص چیز لوگوں کے لئے کشش کا باعث تھی وہ سیدنا حضرت اقدس ..... اور آپ کے جانشینوں کی تصاویر تھیں ہر وہ شخص جو ہمارے سٹال میں داخل ہوتا اسکی نظر سب سے پہلے حضور اقدس ..... کی تصاویر پر ٹھہر جاتی اور یہیں سے سلسلہ کلام سوالات وجوابات کا آغاز ہو جاتا۔

یہاں اور لوگوں کے علاوہ اس ملک کے وزیر تعلیم جناب مکرم عبد الکریم گرومہ صاحب بھی ہمارے سٹال پر تشریف لائے جن کی خدمت میں ضروری لٹریچر پیش کیا گیا اس کے علاوہ موصوف نے چند کتب بھی خریدیں اور سلسلہ کی اسلامی خدمات خاص کر ترجمہ قرآن کریم کی صورت میں ہونیوالے کام کو خوب سراہا۔

یہاں مکرم عباس کمارا صاحب اور ابراہیم خلیل صاحب کونٹے نے بک سٹال پر خوب مدد کی۔ خدا کے فضل سے اس کے معاً بعد اس شہر میں ۱۶ افراد نے بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی ہے اور اب وہاں مسجد کے لئے زمین کی کوشش جاری ہے۔

سفادو ایگریکلچرل شو

امسال سفادو میں مورخہ بارہ ۱۲ تا چودہ ۱۴ مارچ شو کا انعقاد ہوا۔ یہاں بھی بک سٹال لگانے کا اللہ تعالیٰ نے موقعہ مہیا کیا Tombodu ٹمبوڈو سکول کے پرنسپل مکرم جلید احمد صاحب نے جگہ کے حصول اور دیگر ضروری انتظامات کے لئے خاص مدد فرمائی۔

فَجَزَاہُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ

سفادو سیرالیون کا پُر رونق شہر ہے اس علاقہ میں ڈائمنڈ پایا جاتا ہے اس لئے تقریباً ہر قوم کا باشندہ اس علاقہ میں قیام پذیر ہے۔ اس شہر میں ہماری جماعت نہیں ہے چونکہ اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کا اہم موقعہ تھا اس لئے محترم امیر صاحب نے اس جگہ سٹال کے لئے لٹریچر اور بہت سے بینرز بھی بھجوائے خاکسار نے دو روز قبل مکرم عباس کمارا صاحب (لوکل مشنری حلقہ ہذا) کو ضروری انتظامات کے لئے بھجوا دیا اور گیارہ مارچ کو خود بھی وہاں پہنچ گیا۔

اس جگہ ہم نے بکسٹال کو دیدہ زیب رنگوں۔ بینرز سے آراستہ کیا جن پر

لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

اھلاً وسھلاً و مرحباً۔

قرآن کریم کی عظمت اور اسلام کی برتری ظاہر کرنے والے خوبصورت ڈیزائن بنے ہوئے تھے۔ یہ بینرز چاروں طرف آویزاں تھے۔ اسی طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے نجات دہندہ اور محمدؐ مساوات کا علمبردار آویزاں تھے

علاوہ ازیں حضرت اقدس .... کی بعض پیشگوئیاں اور دیگر بہت سے اشتہارات تصاویر کے ساتھ اس بک سٹال کی رونق کو دوبالا کئے ہوئے تھے۔ ہمارا بک سٹال ایک بڑے دروازے کے بالکل سامنے واقع تھا اور ہم نے عین سامنے ایک بینر لگایا ہوا تھا۔ ہر داخل ہونے والے کی نظر اس پر پڑتی اور کشش کا باعث بنتی۔

اس جگہ بھی سب سے زیادہ پرکشش چیز سیدنا حضرت اقدس .... کی شبیہ مبارک اور آپ کے جانشینوں کی تصاویر تھیں ہر شخص ہمارے سٹال میں آتا اور ان تصاویر پر نظر پڑتے ہی اس کا سب سے پہلا سوال یہ ہوتا۔ یہ تصویر کس کی ہے تو اس کے بعد ان کا تعارف کرایا جاتا۔

اس تعارف کے ساتھ ہی لوگ اسلام اور احمدیت کے متعلق سوالات پوچھنے شروع کر دیتے اور اس طرح ان تصاویر کی مدد اور برکت سے تین دن تک تبلیغ کا موقعہ میسر آتا رہا۔ اس علاقہ میں پہلی دفعہ اس وسیع پیمانے پر تبلیغ کی گئی۔ ہزاروں کی تعداد میں انگریزی۔ عربی اور فرنچ زبان میں لٹریچر تقسیم ہوا۔ علاوہ ازیں سلسلہ کی کتب فروخت کرنے کا بھی موقعہ ملا۔

یہاں بھی آنیوالے لوگوں نے ہمارا انگریزی میں قرآن کریم کا ترجمہ دیکھ کر سلسلہ کی خدمات کو خوب سراہا۔ اور برملا اس بات کا اعتراف کیا کہ قرآن کریم کی حقیقی خدمت صرف اور صرف جماعت احمدیہ ہی کر رہی ہے یہاں ایک بات جو عیسائی لوگوں کیلئے خاص توجہ کا باعث بنی رہی وہ ہماری طرف سے تیار کردہ ایک بینر تھا جس میں تصاویر کے ساتھ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے متعلق مسیحؑ کا صلیب سے زندہ اتر آنا۔ مسیحؑ کی ہجرت کشمیر اور مسیحؑ کا سرینگر محلہ خانیار میں دفن ہونا ظاہر کیا گیا تھا۔

اسے پڑھ کر پہلے دن ایک کالج کا طالبعلم ہمارے لوکل مشنری سے چند سوالات کر کے چلا گیا دوسرے روز وہ ایک عیسائی مشنری Mr. Paul S Koroma کو لے کر ہمارے سٹال میں آیا جس کے ساتھ بہت سے عیسائی لوگ تھے ان لوگوں نے اشتہارات کو دیکھ کر مجھ سے کہا ہم آپ سے کچھ سوالات پوچھنا چاہتے ہیں میں نے کہا میں یہاں بیٹھا ہی اس لئے ہوں کہ آپ کے سوالات کے جواب دوں صرف کتابیں فروخت کرنا میرا مقصد نہیں ہے آپ شوق سے سوال کریں اس نے کہا کہ آپ لوگ مسلمان ہیں آپ کو مسیح علیہ السلام کے متعلق اس تحقیق کی کیا ضرورت ہے کہ وہ صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ میں نے کہا کہ اسلام ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ بلا تفریق تمام انبیاء پر ایمان لائیں۔ ہم حضرت مسیح علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا برگزیدہ نبی مانتے ہیں۔ رہ گئی تحقیق والی بات (باقی ص۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست وصولی چندہ تعمیر مساجد

(۱۹ فروری تا ۱۰ مارچ ۱۹۸۱ء)

۱- محترمہ رفعت مجید صاحبہ اہلیہ عبدالمجید صاحب میرپور آزاد کشمیر ۵۰ — ۰۰
۲- مکرم چوہدری محمد سلیمان صاحب اختر سیکرٹری مال چک ۳۵ جنوبی ضلع سرگودھا ۱۰۰ — ۰۰
۳- محترمہ ریاض صالحہ صاحبہ مرحومہ بذریعہ مکرم مینجر محمد حنیف صاحب دارالنصر غربی ربوہ ۵۰ — ۰۰
۴- مکرم حاجی احمد صاحب بیٹ حسین والا ضلع ڈیرہ غازی خاں ۷۲ — ۰۰
۵- " چوہدری افتخار احمد صاحب یونیق سائیکل ورکس حسین آگاہی ملتان ۱۰۰ — ۰۰
۶- محترمہ طفیل بیگم صاحبہ بذریعہ حکیم فضل محمد صاحب سیکرٹری مال پبی ضلع پشاور ۶۵ — ۰۰
۷- مکرم جاوید احمد صاحب شاہدرہ لاہور بذریعہ مکرم مولوی منیر الدین صاحب ربوہ ۱۰۰ — ۰۰
۸- " پیر ہارون رشید صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ ۵۰ — ۰۰
۹- محترمہ رابعہ بی بی صاحبہ دارالصدر غربی بذریعہ لجنہ مقامی ربوہ ۷۵ — ۰۰
۱۰- مکرم عبدالسلام صاحب ولد ماسٹر محمد حسین صاحب منجانب والدہ و برادر مرحومین میرا بھڑ کا آزاد کشمیر ۶۰ — ۰۰
۱۱- مکرم دانوں خاں صاحب ولد فضل دین صاحب بذریعہ مکرم عبدالرزاق صاحب میرا بھڑ کا آزاد کشمیر ۲۸ — ۰۰
۱۲- " کلیم اللہ خاں صاحب ڈیفنس سوسائٹی بذریعہ جماعت احمدیہ کراچی ۵۰ — ۰۰
۱۳- محترمہ رفیعہ بیگم صاحبہ ملیر کینٹ " " ۵۰ — ۰۰
۱۴- مکرم ملک جاوید احمد صاحب " " ۱۵۰ — ۰۰
۱۵- محترمہ بیگم ملک منصور صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور بذریعہ مکرم سیکرٹری صاحب مال مرکزی لاہور ۱۰۰ — ۰۰
۱۶- مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب محمد نگر " " " " ۲۰۰ — ۰۰
۱۷- " محمد عالم صاحب دھرم پورہ " " " " ۵۰ — ۰۰
۱۸- محترمہ ثریا بیگم صاحبہ بنت شیخ احمد علی صاحب دارالذکر " " " " ۱۰۰ — ۰۰
۱۹- [illegible] " " " " ۵۰ — ۰۰
۲۰- مکرم محاسب صاحب راولپنڈی ۲۸۰ — ۰۰
۲۱- محترمہ ریاض صالحہ صاحبہ مرحومہ بذریعہ مکرم مینجر محمد حنیف صاحب دارالنصر غربی ربوہ ۱۰۰ — ۰۰
۲۲- مکرم چوہدری محمد عالم صاحب گڑھی شاہو لاہور ۱۰۰ — ۰۰
۲۳- " طاہر احمد صاحب سیکرٹری مال منٹو گڑھ منجانب زہرہ رؤف صاحبہ ۵۰ — ۰۰
۲۴- " اعجاز احمد صاحب بھریا روڈ ضلع نواب شاہ ۱۰۰ — ۰۰
۲۵- " حکیم احمد دین صاحب سیدوالا ضلع شیخوپورہ ۵۹ — ۰۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

پتہ درکار ہے

مندرجہ ذیل موصی احباب کو رجسٹریاں بھجوائی گئی تھیں۔ جو بغیر تقسیم ہوئے واپس موصول ہو چکی ہیں۔ اگر کسی دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو۔ یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں۔ تو نظارت ہذا کو اپنے موجودہ ایڈریس سے مطلع فرمائیں۔

۱- محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ زوجہ نذیر احمد صاحب عباسی۔ ۳۸۷-H عقب جیکب لائنز کراچی ۳۔ وصیت ۱۷۱۵۸
۲- مکرم شیخ محمود احمد صاحب ۳۷/۱۵ فیڈرل بی ایریا کراچی وصیت ۱۶۸۷۶
۳- مکرمہ سعید بیگم صاحبہ بیوہ سعد اللہ خاں صاحب لادیاں جہان ۵/۵ فضل عمر صاحب پوسٹ ماسٹر چونترہ ضلع راولپنڈی وصیت نمبر ۱۶۰۲۴۔
۴- میاں نثار احمد صاحب ۳۔ B۔ ۳۶/C صاحبزادہ عبدالقیوم روڈ یونیورسٹی ٹاؤن پشاور وصیت ۱۷۳۷۳۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

-:(قسط اوّل):-

تحریک جدید ۴۷ سال کے ٹارگٹ کے حصول کیلئے نمایاں وعدے

۱- سیدنا حضرت مصلح موعود بذریعہ وارثان ۱۰,۰۰۰ — ۰۰
۲- سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ۴,۰۰۰ — ۰۰
۳- حضرت بیگم صاحبہ (محترم حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز) ۶۰۰ — ۰۰
۴- حضرت سیدہ ام امتہ المتین صاحبہ (چھوٹی آپا صاحبہ) ۱,۲۰۰ — ۰۰
۵- محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ۱,۶۰۰ — ۰۰
۶- حضرت نواب امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ ۱,۰۵۵ — ۰۰
۷- محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ۲۵۸۸ — ۰۰
۸- محترم پیر معین الدین صاحب ۱۳۰۵ — ۰۰
۹- " مرزا خورشید احمد صاحب ۲۱۱۵ — ۰۰
۱۰- " بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) خان وقیع الزمان خان صاحب ۱۱۰۰ — ۰۰
۱۱- " مرزا فرید احمد صاحب ۲۵۰۰ — ۰۰
۱۲- " صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ۵۷۰ — ۰۰
۱۳- محترمہ سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ (بیگم مرزا منصور احمد صاحب) ۵۳۰ — ۰۰
۱۴- محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ۸۱۲ — ۰۰
۱۵- " مرزا اظہر احمد صاحب ۵۰۰ — ۰۰
۱۶- محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب فضل عمر ہسپتال ۶۶۰ — ۰۰
۱۷- " چوہدری خلیل احمد صاحب ڈھلوں ۱۱۴۰ — ۰۰
۱۸- " ملک محمد رفیق صاحب صدر دارالصدر غربی ۱۱۲۰ — ۰۰
۱۹- " چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب ڈھلوں " ۱۱۴۰ — ۰۰
۲۰- " چوہدری عزیز احمد صاحب باجوہ " ۱۱۶۰ — ۰۰

(باقی) (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

مجلس دارالصدر جنوبی کا تربیتی اجلاس

مورخہ ۲۰ اپریل کو نماز مغرب کے بعد مسجد محمود میں مجلس خدام الاحمدیہ دارالصدر جنوبی کا ماہانہ اجلاس عام ہوا جسمیں تلاوت عہد اور نظم کے بعد مکرم بشارت احمد صاحب امروہوی مربی سلسلہ نے خدام کی ذمہ داریوں پر خطاب فرمایا۔ اس کے بعد مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب وکیل المال اوّل نے مالی جہاد میں حصہ دار بننے کی طرف حاضرین مجلس کو متوجہ کرتے ہوئے دنیا کے مختلف ممالک میں جماعت احمدیہ کی حیرت انگیز روحانی تبدیلی اور ترقی کے تصاویری مناظر پیش کر کے سامعین کو محظوظ کیا۔ یہ پروگرام ۲۔ گھنٹے جاری رہا۔ اجتماعی دعا پر یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

(زعیم مجلس خدام الاحمدیہ دارالصدر جنوبی ربوہ)

ضروری اعلان

خدام اپنے فارغ وقت میں ٹائپ شارٹ ہینڈ (اردو، انگلش) کی ٹریننگ حاصل کریں۔ شعبہ کی طرف سے کلاسز کا باقاعدہ انتظام موجود ہے۔ نیز (سٹینو ٹائپسٹ اور سٹینو گرافر کا مکمل کورس خدام کو کروایا جاتا ہے۔

(مہتمم شعبہ صنعت و تجارت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان

فضل عمر ہسپتال ربوہ

(۵)

(یکم اکتوبر ۸۰ء تا ۳۰ جنوری ۸۱ء)

عبدالسمیع صاحب	جناح کالونی	فیصل آباد	۱۲۰ — ۰۰
ملک عبدالسلام صاحب	"	"	۲۰ — ۰۰
شاہد احمد صاحب	"	"	۱۰ — ۰۰
شیخ لطیف اللہ صاحب	"	"	۱۰۰ — ۰۰
" محمد عبداللہ صاحب	"	"	۱۰۰ — ۰۰
ملک عبدالرشید صاحب	"	"	۱۰ — ۰۰
شیخ عبدالکریم صاحب	"	"	۲۵ — ۰۰
" عبداللطیف صاحب	"	"	۳۵ — ۰۰
چوہدری اعجاز احمد صاحب	"	"	۱۳ — ۰۰
محمد رفیق احمد صاحب	چک ۱۴۷ ج ب چوٹری	"	۲۰ — ۰۰
شکیل احمد صاحب	" ۲۷۸ ج ب	"	۱۰ — ۰۰
ڈاکٹر مشتاق احمد صاحب	" ۶۱ ج ب	"	۳۳ — ۰۰
محمد احمد صاحب	حسن پور گوکھووال	"	۵۰ — ۰۰
محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مظہر الحق صاحب	چک ۱۲۱ ج ب حسن پور	"	۵۰ — ۰۰
چوہدری محمد ابراہیم صاحب	"	"	۱۰ — ۰۰
" بشیر احمد صاحب	چک ۱۰۰ گ ب	"	۱۰۰ — ۰۰
سردار محمد صاحب گنگا پور	چک ۵۹۱	"	۳۰ — ۰۰
ملک محمد یحییٰ صاحب	گوجرہ	"	۱۵ — ۰۰
مقبول احمد صاحب مقبول دواخانہ	"	"	۵۰ — ۰۰
رضا، سعد دین صاحب	"	"	۵۰ — ۰۰
عزیز احمد صاحب ایم اے	ٹوبہ ٹیک سنگھ	"	۱۰ — ۰۰
چوہدری فضل قادر صاحب	"	"	۲۰ — ۰۰
قریشی حمید اللہ صاحب	"	"	۲۵ — ۰۰
منور احمد خاں صاحب	چک ۶۰ کھیم سنگھ والا	"	۱۰ — ۰۰
محمد حیات صاحب	" ۵۸/۳ ٹکرڑا	"	۵ — ۰۰
جماعت احمدیہ	" ۲۵ گ ب	"	۵۰ — ۰۰
چوہدری فیض احمد صاحب	" ۱۴۶ ر ب کھیوہ	"	۲۰ — ۰۰
ناظر حسین صاحب بحساب جماعت	چک جھمرہ	"	۱۰ — ۰۰
ثناء اللہ احمد صاحب منجانب والد صاحب	اٹک		۵۰ — ۰۰
مسز لشبات احمد صاحب		"	۵۰ — ۰۰
شیخ عبدالحلیم صاحب		"	۵۰ — ۰۰
عبدالکریم صاحب		"	۲۰ — ۰۰
ملک سلطان رشید خاں صاحب	کوٹ فتح	"	۳۶ — ۰۰
صدیقہ بیگم صاحبہ	"	"	۵۰ — ۰۰
ڈاکٹر مشتاق احمد صاحب	کھوڑ	"	۱۰۰ — ۰۰
میجر منظور الحسن صاحب		اسلام آباد	۳۰ — ۰۰
سیدہ راشدہ بیگم صاحبہ		"	۵۰ — ۰۰
طارق نسیم صاحب		"	۲۰ — ۰۰
عزیز احمد ظفر الاسلام صاحبان		"	۵۵ — ۰۰
عزیز ظفر صاحب		"	۵۰ — ۰۰
بشیر احمد صاحب		اسلام آباد	۵۰ — ۰۰
تنویر احمد صاحب		"	۱۰ — ۰۰
عبدالغفور صاحب جنجوعہ		"	۱۰۰ — ۰۰
سید طارق ناصر صاحب		"	۸۰ — ۰۰
بیگم میاں عبدالحلیم صاحب صادق		"	۱۰۰ — ۰۰
نصرت جہاں صاحبہ		"	۵۰ — ۰۰
سلیمہ بیگم میجر انور احمد صاحب مرحوم		"	۲۰ — ۰۰
حامد مبارکہ بیگم صاحبہ		"	۱۰ — ۰۰
یوسف ناصر صاحب		"	۱۰ — ۰۰
مقبول احمد صاحب		"	۴۰ — ۰۰
بیگم نشاط صاحبہ		"	۱۵۰ — ۰۰
معین الدین صاحب		"	۱۵ — ۰۰
محمد یوسف صاحب		"	۱۰ — ۰۰
شکیل احمد صاحب شائق		"	۱۰ — ۰۰
مشتاق احمد صاحب شائق		"	۲۰ — ۰۰
نصرت جہاں آرا بیگم صاحبہ		"	۵۰ — ۰۰
ڈاکٹر میجر عبدالحق صاحب		"	۳۰ — ۰۰
امۃ الکلیم صاحبہ انجم		"	۵۰ — ۰۰
چوہدری ہدایت اللہ صاحب		"	۱۰ — ۰۰
چوہدری نصیر احمد صاحب		"	۲۰ — ۰۰
امۃ المتین صاحبہ طارق		"	۱۰ — ۰۰
امۃ الواسع صاحبہ		"	۱۰ — ۰۰
نصیر احمد صاحب طارق		"	۱۴۵ — ۰۰
چوہدری اعجاز نصر اللہ صاحب		"	۱۰۰ — ۰۰
اہلیہ صاحبہ جنرل عبدالعلی صاحب		"	۱۰۰ — ۰۰
بیگم چوہدری علم دین صاحب		"	۸۵ — ۰۰
بشریٰ محمود صاحبہ		"	۲۰ — ۰۰
محمد احمد صاحب ابن ڈاکٹر رانا صاحب		"	۲۴۰ — ۰۰
مبشر الدین صاحب		"	۵۰ — ۰۰
بیگم صاحبہ صبور رفیق صاحب		"	۵۰ — ۰۰
شاہد احمد صاحب		"	۲۱ — ۰۰
شریف احمد صاحب سیکرٹری مال		"	۱۰ — ۰۰
مصطفیٰ زبیر صاحب		"	۵۰ — ۰۰
حامد حسین خاں صاحب		"	۱۰ — ۰۰

(باقی)

بقیہ صفحہ ۵

تو ہمارا مشن یہ ہے کہ ہم دنیا میں قرآن کو پھیلائیں اور اس کی اشاعت کریں اور قرآن کریم اس بات کا اعلان کرتا ہے کہ یہودی اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی حضرت مسیح علیہ السلام کو صلیب پر مارنے پر قادر نہ ہو سکے۔ یہ ایک حقیقت ہے جو قرآن کریم نے بیان کی ہے اور اس حقیقت کو بیان کرنا ہمارا فرض ہے میں نے کہا اس کے علاوہ ہم ایمان رکھتے کہ حضرت مسیح علیہ السلام اللہ کے رسول ہیں ہمیں ان سے محبت ہے ہم یہ کس طرح مان لیں کہ اللہ تعالیٰ کا پیارا رسول (نعوذ باللہ) لعنتی موت مارا گیا جبکہ بائیبل صلیب پر مرنے والے کو لعنتی ٹھہراتی ہے کہنے لگا کوئی ثبوت دیں کہ مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے اس پر خاکسار نے بائیبل سے بہت سے حوالے پیش کئے اور بتایا کہ یہ ایسی پختہ شہادتیں ہیں کہ ان کو چھوڑ کر چند لوگوں کی شہادت کو درست تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ ان عیسائی دوستوں کیلئے سیدنا حضرت اقدس..... کا یہ انکشاف تین روز تک توجہ کا باعث بنا رہا اور باقاعدہ تین دن تک یہ مسئلہ پر اگر تکرار سے سوالات کرتے رہے اللہ تعالیٰ انہیں اس حقیقت کو سمجھنے کی توفیق دے (آمین)۔ میں مکرم عباس کمار صاحب لوکل مشنری حلقہ بنا کا شکر گذار ہوں کہ جنہوں میں میری خاص مدد فرمائی اور باوجود ناسازی طبع کے تینوں دن تبلیغی کام میں لگے رہے فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ الغرض امسال ان تینوں جگہوں پر جو ملک کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والی تھیں محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاص طور پر تبلیغ حق کا سامان پیدا ہوا اور ہزاروں افراد تک اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس مساعی کے اچھے نتائج برآمد فرمائے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انعامی تمغہ جات

(بقیہ صفحہ اول)

کے دست مبارک سے سند وصول کی۔ بعد ازاں مکرمہ شہلا شفیق صاحبہ بنت مکرم شفیق احمد صاحب جبکانی کوئٹہ کا نام لیا گیا۔ انہوں نے بلوچستان یونیورسٹی کوئٹہ سے ایف ایس سی کے امتحان میں ۳۹۴ مارکس حاصل کر کے طالبات ۱۹۸۱ء میں تیسری اور مجموعی طور پر چوتھی پوزیشن حاصل کی ہے انہیں نقرئی تمغہ کا مستحق قرار دیا گیا۔ ان کی طرف سے ان کے نمائندہ مکرم میاں بشیر احمد صاحب کوئٹہ نے حضور انور کے ہاتھ سے سند وصول کی۔ آخر میں مکرمہ فوزیہ رشید صاحبہ بنت مکرم عبدالرشید صاحب کوئٹہ کا نام پکارا گیا۔ انہوں نے بلوچستان بورڈ کوئٹہ سے ایف ایس سی کے امتحان ۱۹۸۰ء میں ۱۰۰۰/۹۸۶ نمبر حاصل کر کے تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ اور نقرئی تمغہ کی مستحق ٹھہری ہیں۔ ان کی طرف سے ان کے نمائندہ مکرم میاں بشیر احمد صاحب کوئٹہ نے حضور ایدہ اللہ کے دست مبارک سے سند وصول کی۔

اس طرح یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔

اگلے روز ۵ شہادت / اپریل کو دن کے ۱۱ بجے سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خدام الاحمدیہ کے گیسٹ ہاؤس سرائے خدمت میں تشریف لا کر تمغہ جات حاصل کرنے والی طالبات کو ان کے انعامی تمغہ جات ایک ٹرے میں رکھ کر عطا کئے۔ اس کے بعد ان طالبات کی خواہش پر حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم محترم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان طالبات کے گلے میں انعامی تمغہ جات پہنائے۔ اس کے علاوہ ان طالبات کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دستخطوں سے انعامی کتب بھی دی گئیں۔ ان کی تفصیل اور طالبات کے ناموں کی تفصیل جن کو تمغہ جات دیئے گئے مندرجہ ذیل ہے۔

مکرمہ روبینہ باجوہ صاحبہ انہیں قرآن کریم دیا گیا۔ مکرمہ فرحانہ بشیر صاحبہ انہیں تفسیر حضرت ..... (اقدس تامل ہو گئی۔ مکرمہ شہلا شفیق صاحبہ اور مکرمہ فوزیہ رشید صاحبہ انہیں بھی تفسیر حضرت .... (اقدس تامل) دی گئی۔

اس طرح سے انعامی تمغہ جات کی یہ چوتھی تقریب اختتام کو پہنچی۔ مجلس مشاورت کی اس حالیہ تقریب تقسیم تمغہ جات کے بعد اس سکیم کے تحت اب تک کل ۲۰ تمغہ جات تقسیم ہو چکے ہیں جن میں ۱۱ عدد طلائی تمغہ اول ۵ عدد طلائی تمغہ جات دوم اور چار عدد نقرئی تمغہ جات برائے انعام سوم شامل ہیں۔

اشد فوری ضرورت

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

فضل عمر ہسپتال میں کچھ آسامیاں دیر سے خالی ہیں۔ باوجود الفضل میں بار بار اعلان کرنے کے کسی احمدی کو یہاں آ کر کام کرنے کی توفیق نہیں ملی۔ حضرت مصلح موعودؓ کا ایک ارشاد خاکسار احباب جماعت کے لئے رکھنا چاہتا ہے۔ ۱۹۵۶ء میں ہسپتال کو لیڈی ڈاکٹر کی ضرورت تھی۔ الفضل میں بار بار اس کے لئے اعلان کروایا۔ مگر کسی احمدی لیڈی ڈاکٹر نے اپنے کو پیش نہ کیا۔ خاکسار یہ معاملہ حضرت مصلح موعودؓ کے نوٹس میں لایا۔ تو حضور نے نہایت افسوس اور عفسر کا اظہار فرمایا۔ اور خاکسار کو حکم دیا کہ اگر احمدی لیڈی ڈاکٹرز سلسلہ کی خدمت کے لئے نہیں پیش کریں تو تم Pakistan Times میں اشتہار دو۔ بے شک کوئی عیسائی یا غیر از جماعت لیڈی ڈاکٹر آ جائے۔ چنانچہ خاکسار نے Pakistan Times میں اشتہار دیا۔ اور ایک غیر از جماعت لیڈی ڈاکٹر نے بخوشی یہاں آ کر کام کیا۔

اب پھر عرصہ سے وہی حالات ہیں جس کا بے حد افسوس ہے ہسپتال کی مندرجہ ذیل آسامیوں کے لئے کارکنان کی ضرورت ہے۔ لہٰذا احمدی دوست یا بہنیں جو مرکز سلسلہ کے لئے غیرت رکھتے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو اس کے لئے پیش کریں۔

یکم جولائی ۱۹۸۱ء سے صدر انجمن احمدیہ

انشاء اللہ گریڈز بڑھا دی جائیں گی

آسامیاں

۱۔ لیڈی ڈاکٹر ایک آسامی
۲۔ سٹاف نرس یا مڈوائف ریلیف میل نرس۔ تین آسامیاں
۳۔ Anaesthetist ایک آسامی
۴۔ ڈسپنسر ایک آسامی
۵۔ سٹور کیپر جو میڈیکل سٹور کا کام جانتا ہو مڈوائف کا ریلیف شدہ ہو۔ ایک آسامی
۶۔ بیلدار۔ دو آسامی
۷۔ ڈرائیور ایک آسامی

احباب اس طرف فوری توجہ فرمائیں۔ اور اپنے آپ کو خدمت کے لئے پیش کریں

درخواست دعا

خاکسار کا بڑا لڑکا عزیزم سید حفاظت حسین زیدی ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بیمار ہے۔ ریڑھ اور کولہے کی ہڈی اپنی جگہ سے ہٹ گئی ہے۔ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

خاکسار خود بھی بلڈ پریشر اور عارضہ قلب کا مریض ہے اس وجہ سے میری طبیعت پر بہت اثر ہے اور پریشان ہوں بزرگان سلسلہ عالیہ سے خاص طور پر اور احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست ہے کہ عزیزم کی جلد کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

حاجی سید شرافت حسین
ناظم آباد 27/1-G/4
کراچی ۱۸

اعانت الفضل و درخواست دعا

لجنہ اماء اللہ کوئٹہ کی صدر صاحبہ کی طرف سے پچاس روپے اعانت الفضل منجانب محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد عبداللہ صاحب ڈار آف کوئٹہ وصول ہوئے ہیں۔ ان کی طرف سے آنکھ کے موتیے کے کامیاب اپریشن اور نظر کی بحالی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز ان کے بیٹے قیاء اللہ ڈار ایم ایس سی کے امتحان میں اعلیٰ کامیابی کی دعا کی درخواست ہے۔ (منیجر الفضل)

فضل عمر درس القرآن کلاس ۱۹۸۱ء

فضل عمر درس القرآن ... نظارت ہذا کے ماتحت ہر سال موسم گرما کی تعطیلات میں منعقد ہوتی ہے۔ چونکہ اس سال رمضان المبارک جلد شروع ہو رہا ہے۔ اس لئے یہ کلاس رمضان المبارک کے بعد یعنی ماہ اگست میں منعقد ہوگی۔ معین تاریخوں کا اعلان جلد ہی حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری کے بعد کر دیا جائے گا۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

دعائے مغفرت

میرے والد محترم چوہدری محمد حیات خان صاحب انکم ٹیکس مسکنہ مانگٹ اونچہ تحصیل حافظ آباد بقضائے الٰہی بتاریخ ۲۰ کو سروسز ہسپتال لاہور میں وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم پیدائشی احمدی تھے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ بڑا انس رکھتے تھے۔ جماعت کے کاموں میں بڑی دلچسپی لیتے تھے۔ کافی عرصہ جماعت احمدیہ اونچہ مانگٹ کے پریذیڈنٹ رہ کر جماعت کی خدمت کرتے رہے۔ مرحوم نے اپنے پسماندگان میں دو لڑکے خضر حیات مانگٹ ایڈووکیٹ ہائیکورٹ لاہور اور چوہدری فیض حیات مانگٹ اور ۵ بچیاں چھوڑی ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

چوہدری خضر حیات مانگٹ ایڈووکیٹ لاہور

بہترین تشخیص ★ ہمدردانہ مشورہ
★ اور کامیاب و مکمل
سائنٹیفک ہومیوپیتھک و بایوکیمک علاج کے لئے تشریف لائیں یا بذریعہ ڈاک دوا طلب فرمائیں

شاہ ہومیوپیتھک
اسٹور تم اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

معذرت

مورخہ ۲ مئی ۱۹۸۱ء کا پرچہ پریس کی خرابی کی وجہ سے بہت خراب چھپا ہے۔ خاکسار جملہ احباب سے معذرت خواہ ہے۔ پریس کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ آئندہ احتیاط سے کام لے۔ خاکسار منیجر الفضل ربوہ

نظام منجن
دانتوں کی مضبوطی کے لئے
دواخانہ حکیم نظام جان
پوسٹ بکس نمبر 222
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون ۷۲۹۹